تعزیتی خطوط

بموقع

وفات حسرت آیات

فانی فی اللہ عاشق رسول اللہ:

حضرت مولانا الحاج قاری شریف احمد صاحب گنگوہی

رحمہ اللہ رحمۃً واسعۃً

بانی ومؤسس:

جامعہ اشرف العلوم رشیدی گنگوہ

ضلع سہارنپور یوپی انڈیا۔

1

باسمہ تعالیٰ

مکرمی ومحترمی زید لطفکم!

جناب مولانا خالد سیف اللہ صاحب ناظم جامعہ اشرف العلوم رشیدی گنگوہ ضلع سہارنپور

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جناب مولانا قاری شریف احمد صاحب کے سانحۂ ارتحال کی خبر سے دلی رنج وافسوس ہوا، مولانا مرحوم نے ایک مدت تک علوم دینیہ کی بڑی خدمات انجام دی ہیں، ان کی خدمات ہمیشہ جامعہ اشرف العلوم رشیدی گنگوہ کے نام روشن رہینگی اوران کا لگایا ہوا دین کا یہ درخت انشاء اللہ تا قیامت پھلتا پھولتا رہیگا۔

دعا ہے کہ خدائے عزوجل اپنے خاص فضل وکرم سے ان کی خدمات کو قبولیت عطا فرمائے، ان کی مغفرت فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرما اور جملہ متعلقین وپسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے، آمین مولانا قاری شریف احمد صاحب دارالعلوم دیوبند اوراکابر دارالعلوم سے بڑا لگاؤ رکھتے تھے، دارالعلوم دیوبند میں مرحوم کے لئے ایصال ثواب بھی کرایا گیا ہے، خداوند کریم قبولیت عطا فرما آمین، بندہ کی طرف سے تعزیت مسنونہ قبول فرما، نیز جامعہ اشرف العلوم کی انتظامیہ اوراساتذہ کرام کی خدمت میں بھی تعزیت مسنونہ پیش فرماویں، امید ہے کہ دعوات صالحہ سے فراموش نہ فرمائیں گے۔ والسلام مرغوب الرحمٰن عفی عنہ مہتمم دارالعلوم دیوبند ۴/۵/ ۱۴۲۶ھ

آپؒ کی شخصیت بہت سی گوناگوں صفات کی حامل تھی

از: پیرجی حافظ حسین احمد صاحب قادری مجددی

باسمہ تعالیٰ

محترمی ومکرمی قبلہ جناب مولانا مفتی خالد سیف اللہ صاحب زاداللہ علماً وشرفاً

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ مزاج عالی بعافیت ہونگے۔

۲۴/ربیع الاول ۱۴۲۶ھ بروز بدھ کو ہمارے لئے یہ خبر نہایت رنج وغم کا باعث بنی کہ محترم جناب قاری شریف احمد صاحبؒ اس دارفانی سے رحلت فرماگئے انا للہ و انا الیہ راجعون.

حضرت قاری شریف احمد صاحبؒ کی شخصیت بہت سی گوناگوں صفات کی حامل تھی، آپ نہایت زیرک، ذہین، فعال، متحرک، حق گو اور حق پسند تھے، صداقت وحق گوئی تو آپ کا وصف خاص تھی، حق بات کے اظہار میں کسی کی ناراضگی یا خوشی کی کوئی پرواہ نہیں کرتے تھے اور ہمیشہ آپ کی زبان اسی کو ادا کرتی جو آپ کے دل میں ہوتا تھا، اور آپ خود کہا بھی کرتے تھے کہ ہم تو اس بات کو کہیں گے جو ہمارے دل میں ہے ، چاہے کوئی راضی ہو یا ناراض، یہی وجہ ہے کہ آپؒ کی اس بیباکی اور جرأت مندانہ صفت کے سبھی معترف اور قائل تھے، اللہ تعالیٰ نے علم کے ساتھ عمل کی دولت سے بھی نوازا تھا، تقویٰ، پرہیزگاری سنن کا اتباع آپ کی خصلت بن گئی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے پسندیدہ دین کی خدمت کے لئے بھی منتخب فرمالیا تھا

اسی وجہ سے آپ کے شب وروز کی تمام تر سرگرمیاں اسی کام کے لئے تھیں، آپ نے مدرسہ اشرف العلوم رشیدی کی بنیاد رکھی اور اپنی محنت، لگن، دیانت اور خلوص سے اپنی زندگی ہی میں اسے ایک مرکزی ادارہ بنادیا جو یقیناً آپ کی محنت اور اخلاص وللّٰہیت کی ایک زندہ وجاوید علامت ہے۔

اس ادارہ کی آبیاری اور اسے بامِ عروج تک پہنچانے میں آپ کو اپنوں اور غیروں کی طرف سے بہت سی مخالفتوں اور پریشانیوں کا بھی سامنا کرنا پڑا لیکن آپ نے کبھی ہمت نہیں ہاری اور برابر اپنے مقصد کے حصول کے لئے سرگرم رہے، بلکہ مخالفتوں نے آپ کے ارادوں کو مضبوطی اور عزائم کو پختگی عطا کی، آپ کو بزرگوں اور اسلافِ امت سے گہرا ربط وتعلق تھا، میرے والد میرے شیخ حضرت الحاج ملاجی عبدالکریم صاحبؒ نور اللہ مرقدہ سے بھی بہت عقیدت ومحبت تھی، آپ وقتاً فوقتاً حضرت جیؒ کی خدمت میں تشریف لاتے اور دین کی انجام دہی میں پیش آنے والی دقتوں کا ذکر فرماتے اور دعاؤں کی درخواست کرتے تھے تو حضرت ملاجیؒ قاری صاحبؒ کو حوصلہ دیتے اور انکی ہمت بندھاتے، ساتھ ہی صبر، استقامت اور توکل علی اللہ کی خاص تلقین فرماتے۔

میرے والد محترمؒ بھی حضرت قاری صاحبؒ سے بہت محبت فرماتے تھے جب بھی آپ تشریف لاتے تو اعزاز واکرام کے ساتھ اپنے پاس بٹھاتے، خیروعافیت معلوم کرتے اور آپ کو باعافیت پاکر سکون محسوس کرتے تھے، میزبانی بھی نہایت اہتمام سے فرماتے اور خدام سے فرماتے کہ وہ حضرت قاری صاحبؒ کے راحت وآرام کا خاص

خیال رکھیں، چونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تلاوتِ قرآن کا حسن صوت اور حسن لہجہ کے ساتھ ملکہ عطا فرمایا تھا، اس لئے آپ جب بھی تشریف لاتے تو حضرت ابا محترمؒ آپ کو اپنے پاس بٹھلا کر تلاوت قرآن کی فرمائش ضرور کرتے، حضرت قاری صاحبؒ آپ کی خواہش کا احترام فرماتے اور قرآنِ کریم پڑھکر سناتے۔

حضرت جیؒ مہمانوں اور طلبہ سبھی کو جمع فرماتے اور حضرت قاری صاحبؒ سے قرآن کریم سنتے اور بہت خوش ہوتے اور دعائیں دیتے تھے، میرے والد محترمؒ کی علالت کے زمانے میں حضرت قاری صاحبؒ کئی مرتبہ تشریف لائے، ایک مرتبہ تو آپ نے ہمراہ گنگوہ سے ایک ماہر حکیم کو بھی لائے، حضرت چونکہ قاری صاحب سے بہت محبت فرماتے تھے، اس لئے حضرت قاری صاحبؒ کے آتے ہی خدام کو چائے پانی اور کھانے وغیرہ کے انتظام کا حکم فرماتے، معالج حکیم صاحب نے حضرت ملاجی کے لئے نسخہ تجویز کیا اور بغیر کھانا کھائے واپسی کے لئے جلدی کی، حضرت قاری صاحبؒ کھانا کھا کر جانا چاہتے تھے، لیکن ہوا یہ کہ حضرت ملاجیؒ کسی ضرورت کے لئے اپنے مکان میں تشریف لے گئے اور حکیم صاحب وہاں سے اٹھے اور آکر اپنی سواری میں بیٹھ گئے حضرت قاری صاحبؒ بھی رفیقِ سفر ہونے کی بناپر بادلِ ناخواستہ ان کے ہمراہ ہولئے میرے والدِ بزرگوار کو جب اس پورے واقعہ کا علم ہوا تو آپ کو بہت دکھ ہوا......... اور آپ نے معالج حکیم صاحب کے اس رویہ پر سخت برہمی کا اظہار فرمایا اور مزید خفگی ظاہر کرتے ہوئے حکیم صاحب کی تجویز کردہ دواء استعمال کرنے سے ہی انکار فرمادیا، یہ سب حضرت قاری صاحبؒ سے انتہائی محبت ہی کی بناپر ہوا۔

حضرت والدِ محترم اپنی مجالس میں قاری صاحبؒ کے علم، تقویٰ، خوفِ خدا، فنِ قرأت میں مہارت اور خدمت دین کے لئے بے لوث خدمات کا ذکر فرماتے اور کلماتِ تحسین سے نوازتے تھے۔

والد محترم نے ۱۹۷۸ء میں آپ کو درجۂ تجوید و قرأت کا امتحان لینے کے لئے دعوت دی حضرت قاری صاحبؒ نے دعوت کو قبول فرمایا اور آپ ۲۵/جولائی ۱۹۷۸ء میں بوڑیہ تشریف لائے، امتحان لینے کے بعد آپ نے اپنے قلم گہر بار سے جو تاثرات تحریر فرمائے وہ مدرسہ ہذا کے رجسٹر معائنہ میں محفوظ ہیں:

آپ لکھتے ہیں: جائے وقوع ''بوڑیہ'' ہریانہ کے جس علاقہ میں واقع ہے اس جگہ پر مدرسہ کا ہونا اور دینی تعلیم کا انتظام کرکے اس کو چلانا اور پھر کارِ تعلیم میں ترقی کرنا ایک بہت ہی بڑی نعمت اور قابلِ قدر کارنامہ ہے، پھر مدرسہ میں قرآنِ پاک کی تعلیم اور صحتِ حروف پر محنت کرکے پڑھانا یہ خود ایک بڑا کارنامہ ہے اور حضرت ملاجی محترم کی کرامت ہے۔

حضرت قاری صاحب مرحوم کو جو محبت و تعلق اور قلبی لگاؤ میرے والد بزرگوار سے تھا وہ تعلق حضرت ملاجی رحمۃ اللہ علیہ کے اخلاف سے برابر برقرار رہا، حضرت ملاجی کے داعی اجل کو لبیک کہنے کے بعد حضرت قاری صاحبؒ ہم سب سے بھی بہت محبت فرماتے تھے، بوڑیہ آمد و رفت بھی اسی سابقہ نہج پر جاری رہی، مسلسل علالت کے باعث جب آپ کے قُویٰ کمزور ہوگئے اور سفر کرنا آپ کے لئے دشوار ہوگیا اور آپ کی طبیعت ہمیں دیکھنے اور ملنے کو چاہتی تو آپ بندہ کے پاس اطلاع بھجواتے تو بندہ اپنی گونا گوں

مصروفیات کے باوجود آپ کی دیرینہ محبت کا احترام کرتے ہوئے حاضر ہوتا اور زیارت وملاقات کا شرف حاصل کرتا، میں جب حاضر ہوتا تو مجھے دیکھتے ہی آپ کا چہرہ کھل اٹھتا اور مجھے یک بارگی تو ایسا لگتا کہ آپ بالکل تندرست ہیں، بڑی محبت کے ساتھ اپنے پاس بٹھاتے، تواضع وانکساری ہم جیسے چھوٹے لوگوں کے سامنے بھی برقرار رہتی، واقعی آپؒ اسلافِ عظام کے سچے جانشیں اور ان کے پیروکار تھے۔

حضرت قاری صاحب نور اللہ مرقدہ کی رحلت **موت العالِم موت العالَم** کا صحیح مصداق ہے اور اس جہالت وتیرگی کے دور میں آپ کی وفات اور آپ کا چلے جانا بہت ہی زیادہ غمزدہ اور بے چین کرنے والا ہے، اللہ تعالیٰ حضرت قاری صاحبؒ کو ملتِ اسلامیہ کی جانب سے بہت بہت جزائے خیر دے اور ان کی محنتوں کا عظیم صلہ دے اور آپ کے درجات کو بلند فرمائے، پسماندگان کو صبرِ جمیل اور اُن کی برکات سے پوری طرح مستفید فرمائے اور آپ کے لگائے درخت ''اشرف العلوم رشیدی'' کی ہر طرح سے حفاظت کے ساتھ اسے جملہ ترقیات سے نوازے اور اس کے فیض کو چہار دانگ عالم میں پھیلائے آمین ثم آمین!!!

والسلام　　　طالب دعا

حسین احمد

خانقاہ بوڑیہ، ضلع یمنا نگر، ہریانہ

۹؍ربیع الثانی ۱۴۲۶ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عزیز گرامی جناب مولانا مفتی خالد سیف اللہ صاحب خلف الرشید وصیلہ صاحبزادگان حضرت مولانا قاری شریف احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

زیدت الطافکم　　　سلام مسنون

بعد تحیہ وادائے آداب　　　جامعہ اشرف العلوم رشیدی گنگوہ کے روح رواں جناب حضرت الحاج مولانا قاری شریف احمد صاحبؒ کی اچانک حادثۂ رحلت کی خبر سنکر ہم سبھی خدام وطلبائے جامعہ اسلامیہ غمگین ورنجیدہ ہیں اور کڑی آزمائش کے اس نازک موقعہ میں رنج وغم میں آپ کے برابر شریک ہیں۔

یہ امر واقعہ ہے کہ حضرت قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ذات گرامی جامع صفات کا بے نظیر نمونہ تھی، بلند پایہ عالم اور لائق منتظم ہونے کے ساتھ آپ باوقار سیاستداں بھی تھے، دینی مدارس ومکاتب قائم کرنے کا ذوق رکھنے کے ساتھ ان کے انتظام وانصرام میں وہ کمال اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا فرمایا تھا جس کا اپنے وبیگانوں کو اعتراف کے سوا چارہ نہ تھا، طلباء آپ کی تدریسی قابلیت اور زیرکی وطرز بیان پر کامل یقین رکھتے تھے، آپ نہایت اونچے اخلاق کے مالک اور بیحد سادہ مزاج تھے پوری زندگی جامعہ اشرف العلوم کی خدمت میں وقف فرمادی اور انتہائی مشکل وصبر آزماء دور میں بے مثال قیادت فراہم فرمائی مستقل مزاج ایسے تھے کہ کڑے وقت میں بھی کبھی اصولوں پر سودے بازی نہیں کی۔

حقیقت یہ ہے ایسے رہنما اور رہبران امت قوم کو خال خال ہی دستیاب

ہوتے ہیں،

ہزار سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

حضرت قاری صاحبؒ کا انتقال بلا شبہ علاقہ وسرزمین گنگوہ کیلئے بڑا سانحہ والیمہ ہے، انکے جانے سے جو خلا پیدا ہوگیا اس کا پر ہونا مشکل ہے ہمارے پاس وہ الفاظ نہیں جو اس سانحہ کی ترجمانی کرسکیں بس جامعہ میں سبھی اساتذہ وطلباء نے قرآن شریف کی تلاوت کرکے مرحوم کی پاکیزہ روح کو ایصال ثواب کرکے سعادت حاصل کی ہے، دعا ہے اللہ تعالیٰ حضرتؒ کے جملہ اعزاء واقارب کو صبر جمیل عطا فرمائے اور امت کو انکا نعم البدل عطا فرمائے آمین، میں ان غمزدہ دلوں اور اشکبار آنکھوں کو دلاسہ دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمکو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے اور انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ دے آمین

شریک غم
محمد اختر
مہتمم جامعہ اسلامیہ ریڑھی تاجپورہ

آپکا زندہ جاوید کارنامہ ان کی یاد کو ہمیشہ تازہ رکھے گا

قابل قدر جناب محترم مولانا مفتی خالد صاحب مدظلہ العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مشفق ومحترم حضرت الاستاذ مہتمم صاحب نور اللہ مرقدہ کے انتقال پر ملال کی خبر سے بے انتہا تکلیف ہوئی اپنی موجودہ مصروفیات سے بہت دور ماضی کے وہ لمحات جو فروغ علم وآشنائی کا اثاثہ ہیں ذہن ودل کو ایک ایک کرکے پریشان کرتے رہے اور حضرت کی تصویر گریۂ پیہم کی قاصد بنی رہی یہ جانتے ہوئے بھی کہ:

خوگرِ پرواز کو پرواز میں ڈر کچھ نہیں
موت اس گلشن میں جز سنجیدن پر کچھ نہیں

گرچہ اپنوں کو بچھڑنے کا شدید قلق رہتا ہے، بہرحال حضرت نور اللہ مرقدہ کا زندہ جاوید کارنامہ ان کی یاد کو ہمیشہ تازہ رکھے گا، اللہ اسے اور سرسبز وشاداب کرے ناکارہ اس موقع پر آپ سب کے غم میں برابر کا شریک ہے اور دعا گو ہے کہ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عنایت فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے

کہتے ہیں اہل جہاں دردِ اجل ہے لا دوا
زخم فرقت وقت کے مرہم سے پاتا ہے شفا

محترم حافظ محمد طیب صاحب وقاری عبید الرحمٰن صاحب وجملہ اہل خانہ کو سلام عرض ہے خصوصاً محترمہ والدہ صاحبہ کی خدمت میں عرض سلام درخواستِ دعا واظہارِ تعزیت، ایسی جگہ پر ہوں جہاں سے فون نہیں کرسکتا، والسلام محمد ساجد حمید غفرلہ سنسار پوری

امتِ مسلمہ متاعِ گراں مایہ سے محروم ہوگئی:

جامعہ کاشف العلوم چھٹمل پور میں مربی اعظم ومحسن معظم حضرت مولانا قاری شریف احمد صاحب ''تغمد اللہ برحمتہ والحقہ بالنبیّن والصدیقین والصالحین'' کے سانحۂ ارتحال پر جو درحقیقت امتِ مسلمہ کے لئے دینی، ملی ہر اعتبار سے ایک عظیم سانحہ ہے، امتِ مسلمہ متاعِ گراں مایہ سے محروم ہوگئی، ایک تعزیتی اجلاس عمل میں آیا، کاشف العلوم کی فضاء پر رنج وغم کے بادل چھا گئے، مرحوم کی خدماتِ جلیلہ پر روشنی ڈالتے ہوئے ایصالِ ثواب ودعائے مغفرت کی گئی، موت العالم موت العالَم کا قول ایسے ہی حضرات کے لئے ہے، کیونکہ استاذ الاساتذہ شیخ القراء حضرت قاری شریف احمد صاحبؒ کی وفات کسی ایک خاندان یا چند افراد کا نقصان نہیں بلکہ پوری قوم کا نقصان ہے، باری تعالیٰ حضرت کو درجاتِ عالیہ نصیب فرمائے اور اشرف العلوم جو آپ کی زندہ اور روشن یادگار ہے ترقی کے منازل طے کرتا رہے

جان ہی دے دی جگر نے آج پائے یار پر ۔۔۔ عمر بھر کی بے قراری کو قرار آ ہی گیا

فقط والسلام

آپ کا غمزدہ محمد اسلم
ناظم ومہتمم جامعہ کاشف العلوم
چھٹملپور ضلع سہارنپور
۱۳/۴/۱۴۳۶ھ

عزیز القدر جناب مولانا مفتی خالد صاحب، ناظم جامعہ اشرف العلوم گنگوہ
زاد اللہ علمکم وفضلکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید کہ مزاج عالی مع متعلقین بعافیت ہوں گے۔

مؤرخہ ۲۴/ربیع الاول ۱۴۲۶ھ بروز بدھ کو اچانک یہ غم واندوہ ناک خبر ملی کہ والد بزرگوار مولانا قاری شریف احمد صاحب اس دنیا سے رخصت ہوگئے، انا للہ وانا الیہ راجعون، دعا ہے کہ باری تعالیٰ شانہ موصوف مرحوم کی بال بال مغفرت تامہ فرما کر جنت الفردوس میں جگہ عنایت فرمائے اور اپنا قرب خاص نصیب فرمائے۔

اطلاع ملنے پر مدرسہ میں قرآن خوانی کرکے اجتماعی طور پر اصال ثواب کا اہتمام کیا گیا اور مغفرت کیلئے دعا کی گئی قاری صاحب مرحوم اگرچہ ایک عرصہ سے شدید بیمار تھے لیکن انکا اٹھ جانا ملت اسلامیہ کے اندر ایک خلا ہے چونکہ مولانا موصوف کا وصال موت العالِم موت العالَم کا مصداق ہے۔

موصوف مرحوم نے جامعہ اشرف العلوم گنگوہ کی بڑی جانفشانی سے خدمت کی اور اپنے حسن انتظام ومخلصانہ جدوجہد سے اسے بام عروج تک پہنچایا، اسے ترقی دینے کیلئے ہر ممکن کوشش کی اور نازک حالات میں صبر واستقلال کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا، اشرف العلوم کی خدمات قاری صاحب مرحوم کا بہترین کارنامہ اور صدقۂ جاریہ ہے جو تاقیامت ان کے حسنات میں اضعافاً مضاعفۃ کا سبب ہوگا، باری تعالیٰ شانہ موصوف کو مغفرت تامہ نصیب فرمائے، سیأت کو حسنات سے مبدل فرمائے اور جملہ

پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے، اور اشرف العلوم کو اس کا نعم البدل عطا فرمائے آمین۔

قاری صاحب مرحوم کے وصال سے جہاں ایک طرف غم ہے دوسری طرف یہ بھی اطمینان ہے کہ اشرف العلوم کے بارگراں کو سنبھالنے کیلئے آپ اس کے مستحق اور اہل موجود ہیں فللہ الحمد والمنۃ، میں امید کرتا ہوں کہ قاری صاحبؒ کی روایات کو باقی رکھتے ہوئے ادارہ کی ترقی کیلئے ہر ممکن کوشش فرمائیں گے۔

میری طرف سے والدہ محترمہ جملہ برادران اور متعلقین کو تعزیت قبول ہو۔

والسلام

مکرم حسین غفرلہ

مہتمم مدرسہ فیض رحمانی سنسار پور (سہارنپور)

آپؒ کے انتقال سے پوری علمی دنیا سوگوار ہے

۱۸؍مئی ۲۰۰۵ء

محترم المقام حضرت مفتی خالد صاحب دامت برکاتہم　　　سلام مسنون

خاص کر منجملۂ خاصان میخانہ مجھے　　　مدتوں رویا کریں گے جام و پیمانہ مجھے

آپ کے والد محترم قاری شریف احمدؒ کی رحلت کی خبر سن کر انتہائی افسوس ہوا قرآن کریم کی آیت کل من علیہا فان، صبر کی تلقین کرتی ہے، مرحوم آپ کے والد ضرور تھے آپ مرحوم کی صلبی اولاد ہیں لیکن بے شمار روحانی اولاد ہندوستان کے برخطہ میں بکثرت موجود ہیں، آپ کے انتقال سے پوری علمی دنیا سوگوار ہے، آپ تنہا زخم خوردہ، غم رسیدہ نہیں ہیں میں بھی آپ کے غم میں شریک ہوں، بلکہ آپ کے والد صاحب مرحوم پر موت العالم موت العالَم جملہ صادق آتا ہے، کیونکہ آپ نے ایسا گلشن قائم کیا ہے جس کی خوشبو سے اہل علاقہ ہی نہیں بلکہ پوری دنیا کے لوگ معطر ہیں اور ہوتے رہیں گے۔

مفتی صاحب کچھ نہ کہتے ہوئے یہ جملہ آپ کی خدمت میں عرض کر رہا ہوں جو چھوٹا تھا وہ بڑا ہو گیا، آپ سے قوم کو مزید توقعات ہوگئی ہیں امید ہے کہ وہ پوری ہونگی۔

اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔

عبدالحنان قاسمی

خطیب بڑی مسجد رمیش پارک

آپؒ تمام اخلاق جمیلہ اور صفات حسنہ کے جامع تھے:

برادر مکرم مولانا مفتی خالد سیف اللہ صاحب و دیگر برادران

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مزاج گرامی بعافیت!

۲۴/ربیع الاول بروز چہارشنبہ پورٹ شیفٹن سے واپسی پر بعد از نماز مغرب مولوی یوسف صدر صاحب نے ایک روح فرسا اور جان لیوا خبر سنائی کہ ہمارے مشفق ومہربان مہتمم اشرف العلوم رشیدی گنگوہ حضرت مولانا قاری شریف احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ دارالفناء سے دارالبقاء کی طرف وعدۂ لقاء لئے رحلت فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون دنیا فانی ہے یہاں ہر شخص مسافر ہے اور ایک نہ ایک دن سفر کو مکمل کر کے دار بقاء کی طرف کوچ کر جائیگا، لیکن بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو کامیاب زندگی گزار کر دنیا سے تشریف لے جاتے ہیں ، ہمارے حضرت قاری صاحب مرحوم بھی ایسے ہی حضرات میں سے تھے، آپ زہد وعبادت تواضع انکساری غم خواری وغم گساری شفقت ورحمت ، محبت والفت ، ایثار وہمدردی ، صداقت ودیانت ، شرافت وامانت غرضیکہ تمام اخلاق جمیلہ اور صفات حسنہ کے جامع تھے اور صحیح معنوں میں اسم بامسمیٰ تھے۔

دعاء ہے کہ حق تعالیٰ شانہ حضرت قاری صاحب مرحوم کی کروٹ کروٹ مغفرت فرمائیں ، آپ کی دینی خدمات کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے اعلیٰ درجات عطا فرمائیں ، آپ کے پسماندگان کو آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائیں ، بالخصوص آپ کی اولاد احفاد کے لئے صحیح صدقہ جاریہ بننے کی توفیق عطا فرمائیں، آمین

بقول کسی شاعر کے:

کچھ ایسے بھی اٹھ جائیں گے اس بزم سے جن کو
تم ڈھونڈنے نکلو گے مگر پا نہ سکو گے

اور جیسے کہ کسی شاعر نے قاری صاحب مرحوم ہی کے لئے کہا ہو

گلشن کی فضا صدیوں مجھے یاد کرے گی
کلیوں کو میں وہ خونِ جگر دے کر چلا ہوں

ننگِ اسلاف
عبدالغفار منصوری عفی عنہ

آپؒ بہت قابل اور فعال شخصیت کے حامل تھے:

محترم جناب حضرت مولانا مفتی خالد سیف اللہ صاحب! زید مجدکم السامی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ کرے آنجناب ہر طرح بخیر ہوں:

آپ کے والد محترم حضرت مولانا قاری شریف احمد صاحبؒ کے انتقال پر ملال کی خبر سنکر نہایت افسوس ہوا، اللہ پاک مرحوم کی بال بال مغفرت فرمائے آمین!

موصوف کے لئے مدرسہ قادریہ میں ۴؍قرآن پاک پڑھوا کر ایصال ثواب اور دعاء مغفرت کرادی گئی ہے، یقیناً حضرت مہتمم صاحبؒ بہت قابل اور فعال شخصیت کے حامل تھے، جن کا جیتا جاگتا نمونہ اشرف العلوم ہے، جو کہ ان کے لئے ہمیشہ ہمیشہ صدقۂ جاریہ بنا رہیگا، یہ حادثہ ذاتی طور پر آپ کے لئے ایک نا قابل تلافی ہے کہ آپ سدا کے لئے ایک مقبول دعا گو سے محروم ہو گئے، اللہ پاک آپ کو صبر جمیل عطا فرمائے اور حضرتؒ کے مشن کیلئے آپ کو بہترین حوصلہ اور قوت عطا فرمائے، آمین، میں ذاتی طور پر آپ کے اس غم میں برابر کا شریک ہوں،

والسلام

شریک غم

(کبیر الدین فاران مظاہری)

ناظم مدرسہ قادریہ مسروالا ضلع سرمور ہماچل پردیش

۱۹/۵/۰۵

مرحوم اپنی قابلیت وصلاحیت، اور اپنی خوش اخلاقی کی وجہ سے لوگوں کے دلوں میں ہمیشہ زندہ رہیں گے:

انجمن ندائے اسلام ۱۲؍ربیع الثانی ۱۴۲۶ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترم جناب مولانا مفتی خالد سیف اللہ صاحب مدظلہ العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جناب قاری شریف احمد صاحبؒ کے سانحۂ ارتحال سے دلی صدمہ ہوا، انا للہ وانا الیہ راجعون، مرحوم اپنی قابلیت وصلاحیت، قرآن پاک کی خدمت اور اپنی خوش اخلاقی کی وجہ سے لوگوں کے دلوں میں ہمیشہ زندہ رہیں گے، اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور آخرت میں انکے درجات بلند فرمائے آمین۔

مدرسہ ندائے اسلام میں ختم کلام اللہ کا اہتمام کرکے مرحوم کی روح کو ایصال ثواب کردیا گیا ہے، اللہ تعالیٰ قبول فرمائے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین

سوگوار

محمد

مجلس دعوۃ الحق (برطانیہ) ۲۶/۴/۳ھ

گرامی قدر محترم المقام جناب مفتی خالد صاحب و جملہ اخوان واہل خانہ

ادامکم اللہ جمیعا بالخیر والعافیۃ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد سلام مسنون!

گزشتہ ہفتہ آنحترم کے والد مرحوم کے انتقال پرملال کی اطلاع موصول ہوکر ہم جملہ احباب وخدامِ مجلس دعوۃ الحق کونہایت رنج وصدمہ ہوا، انا للہ وانا الیہ راجعون اللھم اغفر له وارحمه وعافه واکرم نزله ووسع مدخله واغسله بالماء والبرد اللہ تعالیٰ حضرت قاری صاحبؒ کی مغفرت تامہ فرمائے، درجات بلند فرمائے اورآپ سب حضرات کوصبرجمیل عطافرمائے، والد کا سایہ پورے گھر کیلئے رحمت وشفقت کا سایہ ہوتا ہے مگراللہ تعالیٰ کی مشیت ہوتی ہے کہ دنیا ہرایک کیلئے فانی ہے اورآخرچھوٹوکوبھی بڑوں کی جگہ پہنچنا ہے اس لئے کسی نہ کسی وقت اس سایہ سے محروم ہونا بھی امرتکوینی ہے۔

والد صاحب نے مدرسہ اشرف العلوم کی ساری زندگی آبیاری فرمائی اورایک چھوٹے درخت کوتناورپھل آوردرخت بنادیا، احقرکوبفضل اللہ اس مجلس میں شرکت کی سعادت حاصل ہوئی تھی جسمیں سب سے پہلے مشکوۃ شریف کے درس کا افتتاح حضرت اقدس شیخ المشائخ مولانا شاہ محمد زکریا صاحبؒ اورجملہ اکابرمرکزتبلیغ دہلی کی موجودگی میں ہوا تھا (غالباً شوال ۱۳۹۱ھ تھا) اس وقت گنی چنی درسگاہیں اورمختصراحاطہ تھا آج وہ

برسوں کی جانفشانی اورملک وبیرون ملک کی تگ ودو کے بعدایک جامعہ میں تبدیل ہوچکا ہے، انشاء اللہ یہ اورآپ حضرات ان کے حق میں صدقۂ جاریہ بنیں گے، اللہ تعالیٰ اس مرکزکواورترقیات سے مالا مال فرمائے اورآپ حضرات کواخلاص واستخلاص نصیب فرمائے۔

ہم سب کی طرف سے چندکلمات تعزیت قبول فرمائیں اوردعوات صالحہ میں فراموش نہ فرمائیں والسلام

بندہ محمد ایوب عفی عنہ سورتی